پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اُس کی حمد بیان کرتے ہیں، اُس سے مدد طلب کرتے ہیں، اُس سے بخشش مانگتے ہیں اور اُس کی طرف توبہ کرتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے، کوئی اسے گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے اللہ گمراہ کر دے، کوئی اسے ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔

حمد وثناء کے بعد! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں: اس کی فرمانبرداری کرو، اور اس کی نافرمانی سے ڈرو؛ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اسے اُس دن امن دے گا جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ * ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ﴾ سورة الحجر 15: 45-46 "یقیناً متقین جنتوں اور چشموں میں ہوں گے، داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ۔"

اللہ کے بندو! بعض اوقات انسان ایسی جنگ میں داخل ہوتا ہے جسے وہ نہیں چاہتا، لیکن زندگی کی مادی مشکلات اور روزمرہ کی ضروریات اسے ایک طویل مدتی جنگ میں ڈال دیتی ہیں؛ یہ ہے قرض کی جنگ!

قرض کا آغاز لذت ہے، لیکن انجام ذلت! اصل یہ ہے کہ انسان کو بلاضرورت قرض کے بوجھ میں نہیں پڑنا چاہیے، کیونکہ لوگوں کے حقوق سختی پر مبنی ہوتے ہیں! بہت سے لوگ قرض کے معاملے میں لاپرواہی برتتے ہیں، اور اسے معمولی سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ"! "شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، سوائے قرض کے۔" رواه مسلم (1886)

قرض کا سامنا کرنے کے عظیم ترین ہتھیاروں میں سے ایک نیت کی اچھائی اور ادائیگی کی حرص ہے؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا: أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا: أَتْلَفَهُ اللهُ" جس نے لوگوں کا مال لیا اور اسے واپس کرنے کا ارادہ کیا، اللہ اس کے قرض کو ادا کر دے گا، اور جس نے اسے ضائع کرنے کا ارادہ کیا، اللہ اسے ضائع کر دے گا۔ رواه البخاري (2387)

ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض کی واپسی دنیا میں ہی ہو گی، اور یہ اس کے رزق یا خود اس کی زندگی میں ہو گا؛ اور یہ نبوت کی نشانیوں میں سے ہے، جیسا کہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔"

مومن کے عظیم ترین ہتھیاروں میں سے ایک جس سے وہ اپنے قرض کو ادا کرنے میں مدد لیتا ہے، وہ یہ ہے کہ آسمان کے دروازے پر دستک دے، اور اللہ سے دعا کرے؛ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے، اگر تم پر جبل صیر کے برابر قرض بھی ہو، اللہ اسے تمہارے لیے ادا کر دے گا! کہو: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ 'اے اللہ! مجھے اپنے حلال سے کفایت فرما، اور مجھے اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔' رواه الترمذي (3563) وحسّنه الألباني في صحيح الترمذي

قرض کی ادائیگی میں مدد دینے والی چیزوں میں سے ایک ترجیحات کی ترتیب ہے: واجب نفقات، مستحب نفقات سے زیادہ اہم ہیں، اور ضروریات کمالیات سے زیادہ اہم ہیں؛ اس لیے مقروض کو چاہیے کہ وہ ضروریات کے علاوہ ادائیگی کو فوقیت دے، بلکہ نفلی صدقات پر بھی مقدم رکھے؛ کیونکہ قرض خواہ ضرورت سے زائد رقم کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو، تو قرض کی ادائیگی ترکہ تقسیم سے پہلے، اور وصیت سے پہلے لازم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ "مومن کی روح اُس کے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔" رواه الترمذي (1078)، وصحّحه الألباني في صحيح الجامع (6779)

اور جب مقروض اللہ کے ساتھ اپنا معاملہ درست کر لیتا ہے، تو اللہ اس کا قرض خواہ کے ساتھ معاملہ بھی درست کر دیتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور استغفار والوں سے کشادگی اور مدد کا وعدہ کیا ہے؛ اللہ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا * وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ سورۃ الطلاق 65:2-3 "اور جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنائے گا، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا"، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا * يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا * وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ﴾ سورۃ نوح 71:10-12 "تو میں نے کہا: اپنے رب سے بخشش مانگو، یقیناً وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری مدد کرے گا مال اور بیٹوں سے۔"

جس پر قرض ہو، اُس کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی وصیت میں اسے لکھ دے؛ اس خوف سے کہ کہیں موت اسے اچانک نہ آلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ" "کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی چیز ہو جس میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو، وہ تین راتیں گزارے، سوائے اس کے کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اُس کے پاس ہو۔" رواه البخاري (2738)، ومسلم (1627)

میں یہ بات کہتا ہوں، اور میں اپنے اور آپ کے لیے اللہ سے ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں؛ پس اس سے معافی مانگو، بے شک وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کے احسانات پر، اور شکر ہے اس کے توفیق اور انعام پر، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ کے بندو! جس کے ذمے قرض ہو، اس کے لیے لازم ہے کہ اگر وہ مقروض تنگ دست ہو تو اسے مہلت دے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ "اور اگر وہ تنگ دست ہو، تو اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ وہ آسانی پائے" البقرہ: 240، اور اگر وہ قرض معاف کر دے، تو یہ بہتر اور افضل ہے؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ" "جو شخص تنگ دست کو مہلت دے، یا اس کا قرض معاف کر دے، اللہ اسے اپنے سایے میں جگہ دے گا۔" رواه البخاري (3480)، ومسلم (1562).

اور اگر مقروض مالدار اور قادر ہو، تو قرض خواہ کو حق ہے کہ وہ اسے ادائیگی پر مجبور کرے، اور مقروض کے لیے حرام ہے کہ وہ تاخیر کرے؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ "مالدار کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"

قرض کی جنگ میں کامیاب وہی ہے جو دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ اس نے لوگوں کے قرض ادا کر دیے ہوں، اور ان کے حقوق ادا کیے ہوں، ﴿مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ﴾ "اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی، نہ کوئی دوستی، نہ سفارش۔" البقرۃ: 254

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ: أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ"!" جس کے پاس اپنے بھائی کی کوئی مظلومیت ہو، وہ اس سے معافی حاصل کر لے، کیونکہ وہاں نہ دینار ہو گا نہ درہم، اس سے پہلے کہ اس کے بھائی کی نیکیوں میں سے لے لیا جائے، اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو اس کے بھائی کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں۔" رواه البخاري (6534)

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، اور شرک اور مشرکین کو ذلت نصیب فرما۔

- اے اللہ! اپنے خلفاء راشدین، ہدایت یافتہ اماموں یعنی ابو بکر، عمر، عثمان اور علی سے راضی ہو جا، اور باقی صحابہ کرام، تابعین اور ان کے نیک پیروی کرنے والوں سے بھی قیامت کے دن تک راضی ہو جا۔
- اے اللہ! غمزدوں کی غمخواری فرما، اور مصیبت زدوں کی مشکلات دور فرما۔
- اے اللہ! ہمارے وطنوں کو امن عطا فرما، اور ہمارے ائمہ اور حکمرانوں کو درست راہ دکھا، اور (ہمارے حکمران اور ان کے ولی عہد) کو اپنی پسندیدہ اور رضا کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، اور ان کی رہنمائی تقویٰ اور نیکی کی طرف فرما۔
- اللہ کے بندو: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿بیشک اللہ انصاف کا، احسان کا، اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو﴾۔
- پس اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں زیادہ دے گا وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو﴾۔

- مترجم: محمد زبیر کلیم
- داعی و مدرس جمعیت ھاد
- جالیات عنیزہ۔ سعودی عرب